Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ - ۲۴ - شوال ۱۴۱۳ھ، ۱۷ شہادت ۱۳۷۲ ہش، ۱۷ - اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۸۷

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۱۵-اپریل - محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے کراچی سے اطلاع بھجوائی ہے کہ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کی طبیعت گھٹنے کے آپریشن کے بعد پہلے سے بہتر ہو رہی ہے۔ کل ایک پائنٹ خون دیا گیا۔ گذشتہ رات کچھ بے چینی رہی۔ آج طبیعت بہتر ہے۔ آج اللہ نے چاہا تو کھڑا کر کے چند قدم چلنے کی مشق بھی کرائی جائے گی۔ احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"حضرت ایوبؑ کی طرف دیکھو کہ وہ کیسے صابر تھے۔ خدا تعالیٰ نے اُن کا ذکر قرآن شریف میں بھی کیا ہے کہ وہ میرا ایک صابر بندہ ہے۔ پہلی کتابوں میں اُن کا ذکر بالتفصیل لکھا ہے کہ شیطان نے خدا تعالیٰ سے کہا کہ ایوب کیوں صبر نہ کرے کہ اس کو تُو نے مال دیا ہے۔ دَولت دی ہے۔ غلام دیئے ہیں۔ نوکر چاکر دیئے ہیں۔ اولاد دی ہے۔ بیوی دی ہے۔ صحت دی ہے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تُو اس کو آزما۔ اس پر پہلے تو اس کی بھیڑ بکریاں ماری گئیں۔ پھر بڑے بڑے جانوُر مارے گئے مگر پھر بھی حضرت ایوبؑ نے صبر سے کام لیا۔ اس پر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے پاس دَولت اور غلام اور اولاد ہے وہ صبر کیوں نہ کرے۔ اس پر اس کے غلام بھی مر گئے۔ پھر انہوں نے صبر کیا۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہوگیا۔ ایک وہ اور ان کی بیوی رہ گئیں۔ پھر بھی شیطان نے کہا کہ ابھی ان کی صحت درست ہے۔ اس پر اُن کو جذام ہوگیا یعنی کوڑھ ہوگیا۔ پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔ پس جب وہ اس طرح صابر اور صادق ثابت ہوئے تو خدا تعالیٰ نے ان کو آگے سے بھی زیادہ مال و دَولت، غلام، لونڈیاں اور اولاد عطا فرمائی اور صحت بھی عطا فرمائی۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۰۳)

درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا النعیم احمد صاحب اطلاع دیتی ہیں کہ عزیزم مرزا فہیم احمد صاحب ابن مکرم مرزا النعیم احمد صاحب بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں دوسری بار داخل کروائے گئے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مسز روبینہ امتیاز صاحبہ ربوہ سے اطلاع دیتی ہیں کہ میری بھتیجی عزیزہ امبر حفیظ بنت مکرم حفیظ احمد صاحب حال اوکاڑہ کینٹ نے آٹھویں کلاس کے بورڈ کے امتحان میں ملتان بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اور اپنے سکول میں اوّل پوزیشن پر رہیں۔ انہوں نے ۷۰۰ میں سے ۵۸۷ نمبر لے کر سکالرشپ حاصل کیا ہے۔ انہیں اپنے سکول کی طرف سے خاص سرٹیفکیٹ اور سپیشل انعام بھی دیا گیا ہے۔

○ عزیزہ صائمہ خالد صاحبہ بنت مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب نائب وکیل تعمیل و تنفیذ تحریک جدید چھٹی جماعت میں گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول میں تمام سیکشنوں میں مجموعی طور پر اوّل آئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزازات ان کے لئے مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھا دے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ عذابِ الیم سے نجات کی خوشخبری دیتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"گذشتہ دو خطبات سے اس تجارت کا ذکر چل رہا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم (-) ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے اموال بھی پیش کرو اور جانیں بھی تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذابِ الیم سے نجات کی خوشخبری دیتا ہے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی خوشخبریاں ہیں۔ اس ضمن میں مالی قربانی کا ذکر تو میں کر چکا ہوں۔ اب میں نہایت اختصار کے ساتھ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کو انفس کی قربانی کا بھی بہت زیادہ موقع میسّر آیا ہے انفس کی قربانی میں سے ایک تو وہ قربانی ہے جس میں (خدا کی راہ میں جان دینے کے واقعات) بھی شامل ہیں اور صالحیت کے اعلیٰ نمونے بھی داخل ہیں۔ بہت ہی لمبی کہانی ہے۔ اس کو میں یہاں نہیں چھیڑنا چاہتا۔ میں صرف مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کی ہمدردی میں جماعت مالی قربانی کر رہی ہے ان کے لئے انفس کی قربانی اور محنت اور (سعی) میں بھی مصروف ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں جو حال ہی میں مسلمانوں کے خلاف فسادات برپا ہوئے ان کے متعلق جہاں تک پاکستانی اخبارات کا تعلق ہے صرف یہ خبریں دی جاتی ہیں کہ گویا کلیۃً "مسلمان مارے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ جب فسادات شروع ہو جائیں تو پھر دونوں طرف سے خواہ دفاع میں ہو یا جارحانہ کارروائی ہو۔ کارروائی کی جاتی ہے تو مسلمانوں نے بھی بعض علاقوں میں اپنے جوابی حملے کئے اور اس کے نتیجے میں کچھ ہندوؤں کو بھی نقصان پہنچا۔ لیکن مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان ایک نمایاں تمیز ہے ایک ایسا فرق خدا نے ظاہر فرمایا ہے جو ان علاقوں میں فرقان کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسلمانوں نے کسی عورت کی بے حرمتی نہیں کی لیکن ہندوؤں نے کثرت کے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش ۱۷۔ اپریل ۱۹۹۳ء

زبان ۔ نافع النّاس

بات کیوں کی جاتی ہے؟ کچھ بتانے کے لئے۔ یہ درخت ہے۔ یہ پتھر ہے۔ یہ کتاب ہے۔ کچھ کہنے کے لئے۔ یہ کرو اور وہ نہ کرو۔ اِدھر جاؤ اور اُدھر نہ جاؤ۔ بات کرنے کے یہی دو بڑے پہلو ہیں ہیں تو اور بھی لیکن یا تو وہ کسی نہ کسی طرح انہیں کے ماتحت آتے ہیں یا ان سے الگ ہیں تو بہت کم الگ ہیں۔ الگ ہونے کے باوجود لگتا یہی ہے کہ ان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔

بات ہی سے کسی کا دل موہ لیا جاتا ہے۔ اپنا گرویدہ بنا لیا جاتا ہے۔ اور بات ہی سے دشمنی پیدا کر لی جاتی ہے۔ تعلقات میں زہر گھول دی جاتی ہے۔ افراد کو اور معاشرہ کو تقسیم کر دیا ہے۔ اور جن کو اکٹھے رہنا چاہیئے انہیں الگ کر دیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اتنے زیادہ کہ پھر مل نہ سکیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ زبان کا زخم تلوار کے گھاؤ سے بھی گہرا ہوتا ہے۔ اور کہ تلوار کا زخم تو بھر جاتا ہے۔ مندمل ہو جاتا ہے۔ لیکن زبان کا زخم نہیں بھرتا۔ ہزار کوشش سے مندمل نہیں ہوتا۔ اور جہاں تک زبان کی مٹھاس کا تعلق ہے۔ میٹھی ہو تو اس سے لذیذ اور کچھ نہیں۔ انسان چسکے لیتا ہے۔ اور اور محاورۃً کہتے ہیں کہ اپنے ہی ہونٹ کاٹ لیتا ہے۔

یہ سب کچھ زبان کے کارن ہے۔ اور زبان ہی کا جادو ہے۔ ہے تو جسم میں ایک چھوٹا سا عضو لیکن زندگی پر راج کرتا ہے۔ لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ لوگ زبان ہی کا کھاتے ہیں یعنی میٹھی زبان ہو۔ اچھی بات ہو تو لوگ اس پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

ان سب باتوں کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ زبان کا استعمال نہائت احتیاط سے کیا جانا چاہیئے۔ اچھی بات کہنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور ایک دفعہ اچھی بات کی عادت پڑ جائے تو پھر زبان سے اچھی ہی بات نکلتی ہے۔ اگر کوئی غلط اور ناپسندیدہ بات کہہ دے تو کہا جاتا ہے کہ منہ اچھا نہ ہو۔ یعنی شکل اچھی نہ ہو۔ تو بات تو اچھی کرے۔ یعنی شکل سے بھی زیادہ بات۔ زبان کا اچھا ہونا ضروری ہے۔

اور ہماری باتیں نہ صرف اچھی ہونی چاہئیں بلکہ مفید بھی۔ ہر شخص کے بھلے کے لئے۔ ہر شخص کے لئے مفید۔ گویا ہماری زبان نافع الناس ہونی چاہیئے۔

فلک میں اپنے گنہ سے شگاف کر دوں مَیں
تری رضا ہو تو خود کو معاف کر دوں مَیں
مَیں تیرا ہاتھ پکڑ کر چلوں تو چلتا رہوں
ترے ملاپ کی راہوں کو صاف کر دوں مَیں

ابوالاقبال

یہ عبیداللہ علیم صاحب کی وہ نظم ہے جس کا تذکرہ حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۶ مارچ ۱۹۹۳ء میں فرمایا تھا۔ سیّد عبدالحیٔ

باہر کا دھن آتا جاتا اصل خزانہ گھر میں ہے
ہر دُھوپ میں جو مجھے سایا دے وہ سچّا سایا گھر میں ہے

پاتال کے دُکھ وہ کیا جانیں جو سطح پہ ہیں ملنے والے
ہیں ایک حوالہ دوست مرے اور ایک حوالہ گھر میں ہے

مِری عمر کے اک اک لمحے کو مَیں نے قید کیا ہے لفظوں میں
جو ہارا ہوں یا جیتا ہوں وہ سب سرمایہ گھر میں ہے

تو ننّھا مُنّا ایک دِیا مَیں ایک سمندر اندھیارا
تو جلتے جلتے بجُھنے لگا اور پھر بھی اندھیرا گھر میں ہے

کیا سوانگ بھرے روٹی کیلئے عزّت کیلئے شہرت کیلئے
سُنو شام ہوئی اب گھر کو چلو کوئی شخص اکیلا گھر میں ہے

اِک ہجر زدہ بابل پیاری ترے جاگتے بچّوں سے ہاری
اَے شاعر کس دُنیا میں ہے تو تری تنہا دنیا گھر میں ہے

دنیا میں کھپائے سال کئی آخر میں کھُلا احوال یہی
وہ گھر کا ہو یا باہر کا ہر دُکھ کا مداوا گھر میں ہے

عبیداللہ علیم

"جب تک غیراللہ سے کٹ کر خدا کے نہیں ہو جاتے یا غیراللہ سے کٹنے کا سلسلہ شروع نہیں کر دیتے اس وقت تک ہمارے سارے کام خدا نہیں بنائے گا۔۔۔ خدا تو وہی کام بنایا کرتا ہے جن میں تمام تر توکل اور انحصار انسان خدا کی ذات پر ہی کرے۔ پس تبتّل کا یہ معنی ہے کہ دنیا سے اپنی امیدیں۔ اپنی حرصیں۔ اپنے خوف۔ اپنی سب طمعیں کاٹ لاؤ اور صرف خدا ہی پر توکل کرو۔ اسی کے ہو جاؤ اور پھر دیکھو کہ تمہارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے بنائے گا۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۵۔ اپریل ۱۹۹۳ء

روزنامہ نیوز انٹرنیشنل میں ۵ اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں اصغر قادر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ پھر پاکستان ڈے کی تقریب اسی طرح منعقد ہوئی کہ گویا وہ بارش میں سے گذری۔ وقت کا تقاضا ہے کہ کوئی شخص یہ سوچنا شروع کرے کہ ایسی تقاریب پر ہمارا کتنا خرچ اٹھتا ہے۔ ہمارا ملک ایک غریب ملک ہے۔ اور یہ بار بار کہتا رہا ہے کہ ہم اتنے غریب ہیں کہ ہم اپنی ضروریات کے لئے بھی رقم فراہم نہیں کر سکتے اور زیادہ تر ہمارا ملک قرضوں پر ہی بج رہا ہے۔ یہ قرضے ترقیاتی پروگراموں کیلئے لئے گئے تھے۔ بجائے اس کے کہ ہمارے بڑھتے ہوئے قرضوں کی رقم کم ہوتی ہم اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے اپنی فوج اور بیوروکریسی کو سامنے لاتے ہیں اور وہ بھی ایسی حالت میں جبکہ بارش ہو رہی ہوتی ہے۔ اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم کس امر کے سلسلے میں تقریب مناتے ہیں اور یہ بات بھی کہ جو طریق ہم اختیار کرتے ہیں وہ مناسب بھی ہے یا نہیں۔

۲۳ مارچ کو ایک قرارداد منظور کی گئی تھی تاکہ جمہوری پاکستان کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ہماری فوج کا مظاہرہ کس طرح اس کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتا ہے اور یہ ظاہر کر سکتا ہے کہ ہم اس قرارداد کی یاد منا رہے ہیں۔ یہ بات بھی یقینی ہے کہ ہم ہمسایہ ملکوں کو اپنے فوجی مظاہروں سے متاثر نہیں کر سکتے۔

پھر یہ بتائیے کہ ہم کسے متاثر کر رہے ہیں۔ کیا یہ کہا جائے کہ ہمارے حکمران اپنی رعایا کو متاثر کر رہے ہیں کہ ان کے پاس کتنی طاقت موجود ہے۔ یہ ویسی ہی بات ہے جیسے ایک فاتح بادشاہ اپنی فوج کو مفتوحہ علاقے میں گھماتا پھراتا ہے۔ کیا یہ برلن میں اس فوج کے مظاہرے کے تو مترادف نہیں ہے جو تیسری ریس (اس وقت کی حکومت نے جو اب موجود نہیں ہے) نے کیا تھا۔ یا ماسکو کے ریڈ سکوائر میں سوویت یونین کرتا تھا۔ جس کا حال ہی میں تیا پانچہ ہو گیا ہے۔ اگر اس بات کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ ہم اپنی قرارداد کی یاد منائیں اور اسے اپنے ذہنوں میں دہرائیں کہ ہم نے ایک جمہوری قوم تیار کرنی ہے جہاں اخلاقی اقدار بہت بلند ہونگی جن کا مسلمانوں نے اس وقت تقاضا کیا تھا اور جن کا اس ملک میں اظہار ہوگا۔ یا اپنے نوجوانوں کو اس بات کی طرف مائل کرنا ہے کہ وہ یقین اور قوتِ ارادہ کے ساتھ کام کریں ان میں ایک مشن جیسا جذبہ پیدا کرنا ہے تو آپ یقین جانیں کہ ان تقریبات سے کئی اور باتیں زیادہ بہتر طریق پر کی جا سکتی ہیں۔ ہمیں اپنے تھوڑے سے وسائل جو ہمارے پاس موجود ہیں اس طرح ضائع نہیں کرنے چاہئیں اور محض لوگوں کو ڈرانے دھمکانے کے لئے ہمیں اسلحہ کی نمائش نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اگر ہم ایسا نوجوانوں کے لئے کریں تو کیا اس سے ہمارا ہدف حاصل ہو جائے گا۔

ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ پاکستان اور اس کے دفاع کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ اور پوری لگن کے ساتھ ایسا کریں انہیں چاہیئے کہ وہ اس ارادے اور عہد کو تازہ کریں کہ انہوں نے ایک ایسا ملک بنانا ہے جس پر فخر کیا جا سکے اس کے مقابلے پر حکومت کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ وہ قوم کا روپیہ اس کی بہبود پر خرچ کرے گی نہ کہ خالی خولی مظاہروں پر بلکہ اس سے بھی زیادہ بری بات کہ عوام الناس کو ڈرایا دھمکایا جائے۔

آئیے ہم دیانت داری اور شرافت کے ساتھ یہ عہد کریں کہ اس کے کارکنوں یعنی حکام کو چاہیئے کہ اپنے غلط اعمال کے لئے یہ بہانہ پیش نہ کریں کہ آخر یہ پاکستان ہے۔ اگر ایسا ہم کر سکیں تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ پھر ہمارے پاس ایسی تقریب منانے کا جواز موجود ہے۔

یہ خط اسلام آباد سے لکھا گیا ہے۔

فرنٹیئر پوسٹ

۶۔ اپریل ۱۹۹۳ء

فرنٹیئر پوسٹ کے ۶ اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں این۔ اے۔ خالد شیخ کہتے ہیں۔ (خطوط کے کالم میں)

(آرڈیننس ۲۰ مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء جس کا اجراء اس وقت کے مارشل لاء ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق نے کیا تھا کی وجہ سے کئی ہزار احمدی یا تو پاکستانی جیلوں میں پڑے ہیں یا قانونی پرسیکیوشن (PERSECUTION) برداشت کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ محض اس لئے کہ وہ اپنے ایمان اور اپنے مذہب کے ساتھ وفاداری کرنا چاہتے ہیں۔

Whither religious freedom?

As a result of Ordinance 20 of April 26, 1986, promulgated by the then martial law dictator General Ziaul Haq several thousand Ahmadi are either languishing in Pakistani jails or facing legal persecution for belief in their faith and religion.

I request my patriotic fellow countrymen to pray for early release of these prisoners of conscience and urge withdrawal of cases against them.

I also appeal that the above ordinance may please be repealed in the name of justice and fairplay as the same is in violation of Human Rights and religious freedom guaranteed in the Constitution of Pakistan.

N.A. KHALID SHEIKH,
Lahore.

THE FRONTIER POST
Tuesday April 6, 1993

میں تمام محب وطن احباب سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ دعا کریں کہ ان لوگوں کو جلد جیلوں سے رہائی ملے۔ یہ ضمیر کے قیدی ہیں اور چاہیئے کہ احباب تلقین کریں کہ تمام عدالتی کیس واپس لے لئے جائیں۔

میں یہ بھی اپیل کرتا ہوں کہ اوپر ذکر کئے گئے آرڈیننس کو انصاف کے ناطے منسوخ کیا جائے کیونکہ درحقیقت یہ آرڈیننس انسانی حقوق اور مذہبی آزادی جو پاکستان کے دستور میں درج ہیں کے صریحاً خلاف ہے۔

بچوں کے لئے

عزیزہ ناہیدہ کھوسہ بلوچ صاحبہ

بشیر آباد سندھ سے لکھتی ہیں:

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی صحت والی عمر دے اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ نے (۱۰ فروری ۹۳ء) کی اشاعت میں بچوں کے لئے ایک نوٹ شائع کیا تھا جس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف کا مطالعہ کریں اور کہیں کہیں سے فقرات چن کر اپنی کاپی میں لکھیں۔ اور ایسے فقرات ایک خط میں کم از کم دس فقرات لکھ کر بھیجیں۔ میں نے بھی ایسی ہی کوشش کی ہے۔ اگر یہ صحیح ہیں تو انہیں شائع کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

۱۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانیت کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر۔

۲۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔

۳۔ جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہو گی۔

۴۔ تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

۵۔ اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفت میں ناقص ہوگا۔

۶۔ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا تم نے اللہ تعالیٰ سے بدظنی کی۔

۷۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے۔

۸۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔

۹۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔

۱۰۔ سوال کے لئے لازمی شرط ہے کہ حصول فیض کے لئے مستعد ہوں اور حجاب اور روک درمیان نہ ہو تا خدا تعالیٰ سے معرفت کاملہ کا فیض پا سکیں۔

اگر آپ پہلی دفعہ اپنی نگارشات الفضل کو ارسال کر رہے ہیں تو اپنا تعارف ضرور کروائیے خاص طور پر علمی تعارف۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

ایک ٹھنڈی رات

یوں تو سفر ایک عام انسان کے لئے مشکلات اور بے آرامی کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل رہا کہ ذریعہ سفر کبھی تکلیف دہ ثابت نہیں ہوا۔ ہوائی سفر کے دوران کبھی متلی نہیں ہوئی نہ ہی بحری سفر میں۔ بسوں کا سفر بھی پٹرول کی بدبو کے باوجود اس لحاظ سے آسان رہا کہ چڑھائی یا اترائی کے وقت دل کو بے آرامی کا احساس نہ ہوا۔

موسم کی شدت و سختی بھی برداشت سے باہر نہیں ہوئی۔ گو جوانی کے ایام میں سخت سردی بھی کچھ زیادہ تکلیف دہ معلوم نہیں دیتی تھی۔ افریقہ کا براعظم تو گرمی اور حبس کے لئے مشہور ہے۔ مشرقی افریقہ کے ساحلی شہر ممباسہ میں تو یہ کیفیت ہوتی تھی کہ ادھر غسلخانہ میں شاور بند کیا اور ادھر سارا جسم پسینہ سے شرابور ہو گیا لیکن کچھ مقامات سرد بھی ہیں۔

ٹانگانیکا میں ایک شہر عروشہ (ARUSHA) ایسا ہی سرد آب و ہوا والا شہر ہے۔ یہ علاقہ یوں بھی سطح مرتفع پر واقع ہے۔ پھر ماؤنٹ کینیا اور ماؤنٹ کلی منجارو (MT. KILIMANJARO) کے قریب ہونے کی وجہ سے وہاں سردی معمول سے زیادہ ہوتی ہے۔

مجھے اس کا احساس اگست ۵۸ء میں ہوا جب میں نیروبی سے وسطی افریقہ کے سفر کے لئے بذریعہ سڑک روانہ ہوا عروشہ میں ایک رات میں جناب مصطفےٰ صاحب کے ہاں ٹھہرا۔ شام کے وقت ہی سے سردی کا احساس خلاف معمول ہونے لگا۔ ان کی بچی عزیزہ ریحانہ مصطفےٰ نے لکڑیاں جلا کر کافی دیر تک کمرہ گرم رکھا۔ عشاء کے بعد کھانا کھا کر انہوں نے میرے لئے ایک کمرے میں بستر لگا دیا اور وہ سب بالاخانے میں جا کر سو گئے۔

بارہ بجے تک تو میں سویا رہا۔ اس کے بعد سردی محسوس ہوئی۔ بیدار ہو کر عبادت اور ذکر الٰہی میں وقت گزارا لیکن سردی تھی کہ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ کئی بار خیال آیا کہ سیڑھیاں چڑھ کر دستک دوں اور مزید کمبل یا لحاف لے آؤں۔ مگر طبیعت پر یہ خیال بوجھل دکھائی دیا کہ اپنے آرام کی خاطر صاحب خانہ کو اڑھائی بجے شب بے آرام کروں۔ آخر سردی سے جسم کانپنے لگا۔ اچانک خیال آیا کہ غسل خانہ میں لگے ہوئے گیزر کو چلا کر پانی گرم کروں پھر اسے ٹب میں ڈال کر ٹب میں لیٹ جاؤں۔ یہ طریق بہت کامیاب رہا۔ جب بھی پانی ٹھنڈا ہونے لگتا۔ گیزر کھول کر مزید گرم پانی ٹب میں ڈال لیتا۔ حتیٰ کہ فجر ہو گئی۔

صبح کے وقت اہل خانہ بھی بیدار ہو کر نیچے اتر آئے۔ ناشتہ تیار ہوا اور میں ناشتہ کر کے اگلے دو ہزار کلو میٹر سفر کے لئے روانہ ہو گیا۔ اہل خانہ کو علم بھی نہ ہوا کہ میں نے رات کیسے بسر کی۔ نہ ہی اب تک کسی اور سے اس کا تذکرہ ہوا۔ آج خیال آیا کہ اپنے ہم پیشہ مربی بھائیوں کی رہنمائی کے لئے یہ واقعہ سپرد قلم کر دوں شاید وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

مسٹر عبداللہ مصطفےٰ ایک بڑے قابل اور نامور وکیل تھے۔ عروشہ میں آزادانہ پریکٹس کرتے تھے۔ مسٹر نائریرے سے جو بعد میں تنزانیہ کے صدر بنے۔ دونوں میاں بیوی کے دوستانہ تعلقات تھے اور وہ ان کے ہاں اکثر قانونی مشوروں کے لئے آتے رہتے تھے۔ جب ملک میں پہلی بار قومی انتخابات ہوئے تو محترمہ صفیہ مصطفےٰ صاحبہ پارلیمنٹ کی ممبر منتخب ہوئیں۔ مسٹر عبداللہ مصطفےٰ تنزانیہ کی عدالت عظمیٰ کے چیف جج مقرر ہوئے۔ مسٹر مصطفےٰ محترم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب آف فیصل آباد کے بھائی تھے جنہیں چند سال قبل راہ خدا میں جان قربان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

عبدالباسط شاہد

ہماری تاریخ

مشہور صحافی و کالم نویس۔ بزرگ مسلم لیگی سیاستدان م۔ش (جناب میاں محمد شفیع) اپنی خود نوشت سوانح عمری "دہقان زادہ" میں لکھتے ہیں۔

مسلم لیگ کے ایک سیاسی کارکن کا تذکرہ یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ میرا معیار یہ رہا ہے کہ اگر سوہن سنگھ جوش پاکستان کی حمایت کرتے ہیں تو میں ان کی تعظیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔ اس لحاظ سے میری دانست کے مطابق جس شخص نے بھی قائداعظمؒ اور مسلم لیگ کا ساتھ دیا تھا۔ میں ایسے شخص کا دل و جان سے احترام کرنے پر مجبور ہوں۔ جس مسلم لیگی کارکن کے متعلق میں یہاں آج اپنے قلم کو جنبش دے رہا ہوں ان کا نام چوہدری فتح محمد سیال ایم اے تھا۔ وہ احمدیہ جماعت کے ایک رکن تھے اور شاید بڑے عہدیدار بھی۔

۱۹۴۶ء کے عام انتخابات میں بٹالہ کی سیٹ سے تین امیدوار الیکشن لڑ رہے تھے پیر صاحب بٹالہ شریف یونینسٹ پارٹی کے ٹکٹ پر جبکہ بٹالہ کے ایک سید خاندان کے نونہال مسلم لیگ کے ٹکٹ پر اور چوہدری فتح محمد سیال بطور ایک آزاد امیدوار کے الیکشن میں حصہ لے رہے تھے۔ الیکشن کا ریزلٹ نکلا تو یونینسٹ اور مسلم لیگ کے ٹکٹ پر الیکشن لڑنے والے چوہدری فتح محمد سیال کے مقابلہ میں شکست کھا گئے الیکشن میں کامیابی حاصل کر لینے کے بعد چوہدری فتح محمد نے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی۔ اور جب پنجاب کا بٹوارا ہوا تو بٹالہ کی پولیس نے چوہدری فتح محمد سیال کو مسلم لیگ کی حمایت کرنے کی پاداش میں گرفتار کر کے لدھیانہ جیل بھیج دیا۔ جیل میں چوہدری صاحب نے مسلمان قیدیوں پر ہندو افسروں کے ظلم و ستم کے خلاف احتجاج کیا اور اس طرح وہ ہندو افسروں کی آنکھ میں خار بن کر کھٹکتے رہے۔ آزادی کے کئی مہینوں بعد قیدیوں کا تبادلہ ہوا تو چوہدری فتح محمد پاکستان آ گئے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ اپنی مسلم لیگ کی خدمات کا کبھی چرچا نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے مجھے صرف یہ بتایا کہ اگر وہ بٹالہ کے الیکشن سے حصہ نہ لیتے تو مسلم لیگی امیدوار کے مقابلہ پر یونینسٹ کے امیدوار کامیاب ہو جاتے کیونکہ وہ بہت بڑی مذہبی گدی کے سجادہ نشین تھے اور ان کا حلقے کے ووٹروں پر بڑا خاندانی اثر تھا۔ اس لئے میں نے اس ارادہ کے ساتھ انتخابات میں بطور آزاد امیدوار حصہ لیا تھا کہ میں کامیاب ہو کر مسلم لیگ میں شامل ہو جاؤں گا۔

(نوائے وقت جمعہ میگزین ۲ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

جس بزرگ مسلم لیگی کا یہاں ذکر ہوا ہے انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایت پر بٹالہ کی سیٹ کو یونینسٹ پارٹی کے پاس جانے سے روکنے کے لئے آزاد امیدوار کی حیثیت سے انتخاب میں حصہ لیا تھا۔ قادیان جماعت کا مرکز ہونے کی وجہ سے اس سیٹ کی جماعت کے لئے بہت اہمیت تھی۔ انتخاب میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہونے کے بعد حضور کے ارشاد پر چوہدری صاحب نے بلا توقف مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے صدر پنجاب مسلم لیگ کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ

"گو الیکشن سے پہلے لیگ نے مجھے اپنا ٹکٹ نہیں دیا تھا لیکن اب جبکہ خدا کے فضل سے میں آزاد امیدوار کے طور پر کامیاب ہو گیا ہوں۔ میں اپنی جماعت کی ہدایت کے مطابق اپنے آپ کو مسلم لیگ کی ممبری کے لئے پیش کرتا ہوں۔"

یاد رہے کہ یہ وہی الیکشن تھا جس کے نتیجہ میں پاکستان کے قیام کی راہ ہموار ہو سکتی تھی۔ جماعت احمدیہ نے اپنے تمام وسائل بروئے کار لاتے ہوئے اس انتخاب میں مسلم لیگ کی حمایت کی ڈان اخبار جو اس زمانہ میں دہلی سے شائع ہوتا تھا اور جسے مسلم لیگ کا ترجمان ہونے کا اعزاز حاصل تھا اس میں قائداعظم محمد علی جناح کی مراسلہ خط و کتابت شائع ہوئی جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی جماعت کے نام یہ ہدایت درج تھی کہ

"آپ کو موجودہ انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت کرنی چاہیئے۔ جس طرح بھی ممکن ہو مسلم لیگ سے تعاون کریں اور مسلم لیگ کی ہر ممکن مدد کریں۔ مسلمانوں کو موجودہ بحران میں ایک متحدہ محاذ کی شدید ضرورت ہے۔ اگر ان کے اختلافات موجود رہے تو صدیوں تک ان کے برے اثرات کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔" (ڈان ۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

اس انتخاب کے موقعہ پر بعض احمدی جماعتوں یا افراد کے اس خیال پر کہ مسلم لیگ کا نمائندہ ایسا شخص ہے جس کی کامیابی کی زیادہ امید نہیں ہے اور یا کسی اور وجہ سے ووٹ دینا زیادہ مناسب نہیں ہے۔ ایسے مواقع پر

باقی کالم ۲ پر

بقیہ کالم ۴

بھی حضور کی اصولی ہدایت یہی تھی کہ

"بہر حال مسلم لیگ کو ووٹ دینے ہیں ... تاکہ تمام مسلمانوں کی طاقت بڑھے۔ فرد کو ہمیشہ قوم کے لئے قربانی کرنی چاہیئے۔"

بقیہ: صہ ۵

تکلیف اٹھائی لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے حالات درست کر دیئے اور اپنے فضل سے ساری کمی دور کر دی۔

احباب کرام سے انکی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نماز بچوں کو سات سال کی عمر سے پڑھانا شروع کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ــــــ محمد عمر دراز تنویر

محترم کیپٹن چوہدری نصیر احمد صاحب

محترم و مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن سے منسلک تھے اور اپنی ٹیم میں چوٹی کے سیلز مینجر تھے۔ لائف انشورنس بزنس قومیائے جانے سے پہلے آپ امریکن لائف انشورنس میں ایک کامیاب سیلز آفیسر مانے جاتے تھے۔ فیصل آباد میں آپ سے زیادہ انشورنس کا بزنس شاید ہی کسی نے کیا ہو۔

آپ نے بہت سے احمدی نوجوانوں کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں کو بھی اس شعبہ میں تربیت دی اور بہت سے نوجوان اب کامیابی کے میدان میں قدم مار رہے ہیں۔ یہ ان کی طرف سے ایک صدقہ جاریہ ہے۔

یہ خاکسار بھی آج جس مقام پر ہے انہی کی توجہ اور شفقت کا رہین منت ہے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف کے ساتھ خاکسار کا تعلق ۱۹۷۴ء سے مستحکم ہونا شروع ہوا جب خاکسار کو نوکری سے نکال دیا گیا اور یہ خاکسار بے روزگار تھا۔ خاکسار نے انہیں بے حد پیار کرنے والا، مخلص، دردِ دل رکھنے والا، دین کے لئے غیرت رکھنے والا اور خلق خدا کے ساتھ بے لوث بھلائی کرنے والا وجود پایا۔ محترم چوہدری صاحب میرے بزرگ اور محسن تھے۔ جب بھی کبھی میں ان کے آفس گیا یا گھر پر ان سے ملنے کا موقعہ ملا ہمیشہ مسکرا کر استقبال کرتے اور معانقے کا شرف بخشتے اور بڑے ہی خلوص سے بیٹھنے کا کہتے اور جب تک یہ خاکسار بیٹھ نہ جاتا کھڑے مسکراتے رہتے۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا۔ شب زندہ دار وجود تھے۔ فرائض کے علاوہ نوافل بھی با الالتزام ادا فرماتے تھے۔ اولاد کی تربیت بھی اس رنگ میں کی کہ ان پر دین کا رنگ غالب رہے۔

نظام جماعت اور آئمہ سلسلہ سے بے انتہا عشق تھا حضور ایدہ اللہ کا ذکر بہت پیار سے کرتے۔ دفتر میں بھی اکثر دین کی باتوں کا چرچا رہتا۔ دفتر میں الفضل روزانہ آتا تھا۔ باقاعدگی سے پڑھتے اور پاس بیٹھنے والوں کو بھی سناتے۔ دفتر کا ماحول بھی دینی رکھا ہوا تھا۔ اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کی نیکی، سچائی، تقویٰ اور پرہیزگاری کے معترف تھے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد احسن رنگ میں ادا کرنے والے تھے۔ نوجوانوں کو نصائح بھی فرماتے لیکن انداز اتنا خوبصورت کہ بات دل میں اتر جاتی تھی۔ دین کے لئے ان تھک محنت کرنے والے اور خوب لذت محسوس کرنے والے تھے۔ معمول تھا کہ دفتری کاروبار سے فارغ ہوتے ہی بیت الفضل تشریف لے جاتے اور دیر تک سلسلہ کے کام میں مصروف رہتے۔ مالی قربانی میں صف اوّل میں تھے۔ اکثر فرمایا کرتے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے دین کی خدمت کے لئے مالی وسعت عطا کی ہے۔

آپ کا دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے مطالعہ بہت وسیع تھا ہر ایک موضوع پر گھنٹوں موثر بات کر سکتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کا موقعہ بھی خوب عطا فرمایا۔ آپ کی فیلڈ فورس کافی وسیع تھی۔ ان کو موقعہ کی مناسبت سے ہلکے پھلکے انداز میں دین کا پیغام پہنچاتے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف کی وفات سے ہم ایک نافع الناس وجود سے محروم ہو گئے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب ایک کامیاب بلکہ حقیقی کامیاب زندگی گذارنے کے بعد اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ آپ نے انسان کے روپ میں فرشتوں جیسی پاکیزہ زندگی گذاری۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ ان کی نیکی آئندہ نسلوں میں بھی منتقل ہوتی رہے۔ ہمیں ان کے نیک نمونہ کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حارث لطیف

مکرم ملک نصیر احمد صاحب آف ساہیوال

میرے پیارے ناناجان ملک نصیر احمد صاحب آف ساہیوال ۳۱ جنوری ۱۹۹۳ء بقضائے الٰہی انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر ۸۷ برس تھی۔ ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ آپ شیخ حسین بخش صاحب آف دھرم کوٹ کے بیٹے اور ڈاکٹر عبیداللہ صاحب بٹالوی کے داماد تھے۔ آپ اپنے والدین کی آخری نشانی تھے اور آپ کی وفات سے خاندان کی پہلی نسل کے بزرگوں کا خاتمہ ہو گیا۔

آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے آپ عبادت گزار، ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ ہمدردی اور خلوص کا یہ عالم تھا کہ اپنے عزیزوں کے علاوہ احباب جماعت اور دیگر ملنے والوں سے خواہ امیر ہو غریب ہو۔ سب کے ساتھ بے لوث محبت کا مظاہرہ کرتے اور ہمیشہ آڑے وقت میں کام آتے تھے۔ احمدیت کے شیدائی تھے۔ اسیران راہ مولا سے خصوصی شفقت کا برتاؤ کرتے آخری وقت تک ان سے خط و کتابت جاری رکھی۔ خصوصاً محترم الیاس منیر صاحب اور محترم پروفیسر ناصر احمد قریشی صاحب کے ساتھ تو خصوصی پیار تھا۔ حالانکہ محترم پروفیسر صاحب کے ساتھ صرف خطوط کے ذریعے تعلق تھا جو ان کی اسیری کے دوران پیدا کیا ہمیشہ اسیران راہ مولیٰ کے لئے خصوصی طور پر دعائیں کرنے کا کہتے تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ مقامی جماعت کے لئے بھی آپ نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ۱۹۸۴ء میں ساہیوال جماعت کی بیت الحمد سیل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی زمین سے بیت الحمد کے لئے جگہ عطیہ دینے کی توفیق عطا فرمائی جہاں ۶، ۷ سال سے جماعت احمدیہ ساہیوال کی بیت الحمد ثانی قائم ہے۔ جب سے آپ نے مقامی احمدیہ قبرستان کا چارج سنبھالا تھا۔ تب سے آخری وقت تک نہایت جاں فشانی سے یہ خدمت سرانجام دی۔ نہایت بشاشت قلب سے چندے ادا کرتے بلکہ دیگر عزیزان کی توجہ بھی اس طرف مبذول کرواتے۔

آپ نے نہایت سادہ طبیعت اور درویشانہ اوصاف پائے تھے دولت ہونے کے باوجود ہمیشہ نمود و نمائش سے پرہیز کیا اور آمدنی کا بیشتر حصہ چندے ادا کرنے اور نادار لوگوں کی مدد میں صرف کرتے تلاوت اور کتب حضرت اقدس بانی سلسلہ کے مطالعہ کا خاص شوق تھا۔ اشعار حضرت اقدس اکثر زبان پر رواں رہتے۔ بیت الحمد ثانی شہر سے ہٹ کر واقع ہونے کی وجہ سے جماعت نے ہر علاقے میں نماز کے سنٹرز قائم کر رکھے تھے۔ گزشتہ دس سال سے اپنے گھر میں نماز کا سنٹر قائم کر رکھا تھا ضعیف العمری کے باوجود آپ کی صحت بہت اچھی تھی۔ سیر تو آپ کی روزمرہ زندگی کا معمول تھا گزشتہ سال سے آنکھوں کا اپریشن کروانے کے باعث "الفضل" کا مطالعہ خود نہ کر سکتے تھے اس لئے یا تو پڑھوا کر سنتے یا پھر ٹیپ پر حضور پُرنور کے خطبات سنتے۔ اسی دوران جلسہ قادیان میں شرکت کی خواہش کی اور فوری طور پر پاسپورٹ بھی بنوایا لیکن افسوس کہ ویزے لگنے کی مدت گزر چکی تھی۔ اور زندگی کے آخری دنوں میں پیدا ہونے والی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ صحت یاب ہونے کے بعد زندگی ایک بار پھر رواں دواں ہو گئی وہی جماعت کی خدمت کا جنون وہی لوگوں سے محبت اور شفقت لیکن دل کے اچانک حملے نے شدید صورت اختیار کر لی گمان بھی نہ تھا کہ بیماری کا یہ مختصر حملہ جان لیوا ثابت ہو گا اور ہم اس بابرکت وجود سے یوں محروم ہو جائیں گے۔ آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان ساہیوال میں ہوئی۔ آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور سات بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ناناجان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے (اے اللہ تو ایسا ہی کر)

مکرم نعیم احمد صاحب ڈھوک حکم داد راولپنڈی سے لکھتے ہیں:۔

میرے والد مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب یکم فروری ۱۹۹۳ء کو دن کے گیارہ بجے مالک حقیقی سے جاملے۔ اگلے روز دن کے دس بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ قریباً ۱۹۲۶ء میں سیالکوٹ میں کوٹ کوٹرا میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ جب کبھی حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اسلام آباد تشریف لاتے آپ خدمت سے حصہ پاتے۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی میں بھی کئی شعبوں میں خدمت دین کا موقعہ ملا۔ آپ کی دکان بیت الحمد نور کے قریب تھی اس لئے جماعت کے بزرگوں کی خدمت کی توفیق پاتے رہے بیت الحمد کی تعمیر کے وقت بھی آپ نے بہت حصہ لیا۔

وفات سے تین سال قبل فالج اور بینائی سے معذوری کے باوجود بڑے صبر و شکر سے وقت گذارا۔ اللہ کا خاص احسان ہے کہ مجھے اور میری بیوی کو ان کے آخری ایام میں خدمت کی سعادت ملی۔

آپ بے حد ملنسار، خوش اخلاق، مہمان نواز اور چھوٹوں بڑوں سے شفقت کرنے والے تھے۔ کسی کو تکلیف میں نہ دیکھ سکتے تھے۔ غریبوں کی بہت مدد کرتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں بہت

باقی ص۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۲۹ میں اسرار الحق ولد چوہدری محمد اختر نواز قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸۹۔ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۸-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ اسرار الحق ۸۹۔ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شیخ بشارت احمد وصیت نمبر ۲۷۵۵۲ گواہ شد نمبر ۲۔ امان اللہ خان وصیت نمبر ۲۶۵۸۱۔

مسل نمبر ۲۸۸۳۰ میں مختار احمد ولد چوہدری جمال دین صاحب قوم جٹ اٹھوال پیشہ زراعت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیٹ سلیمان ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۳ ر بیگھے واقع شمالی مالیتی ۲۰۰۰۰/- روپے۔ (۲) مویشی تین عدد مالیتی ۱۳۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ مختار احمد ۔ P. بکس نمبر ۲ جتوئی ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مشتاق احمد وصیت نمبر ۲۶۱۵۵ گواہ شد نمبر ۲۔ عمر حیات سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جتوئی ضلع مظفر گڑھ۔

مسل نمبر ۲۸۸۳۱ میں منصور احمد ناصر ولد ناصر احمد ظفر قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-209 گلشن جدید کراچی نمبر ۴۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منصور احمد ناصر B-209 گلشن جدید سٹیل ٹاؤن کراچی نمبر ۴۹۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ اعجاز احمد وصیت نمبر ۲۰۵۱۰۔

مسل نمبر ۲۸۸۳۲ میں مرزا صالح بیگ ولد مرزا فتح محمد قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-11 شیٹ ۲۷ ماڈل کالونی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر B-11 شیٹ ۲۷ ماڈل کالونی کراچی بر رقبہ ۱۲۰ مربع گز مالیتی ۵۰۰۰۰۰/- روپے کا ۲/۵ حصہ میرا ہے میرا حصہ مالیتی دو لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۲۵۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا صالح بیگ B-11 شیٹ ۲۷ ماڈل کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبد المالک خان وصیت نمبر ۱۷۲۱۸۔

مسل نمبر ۲۸۸۳۳ میں نوید احمد ظفر ولد محمد ظفر اللہ شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس

باقی ص ۷ پر

دل میں پھر کیفیت ایک تکرار کی
آج ہو جائے کچھ بات پھر پیار کی

مدتیں ہو گئیں ہم ملے ہی نہیں
موسم گل ہے اور گل کھلے ہی نہیں

اسکی آواز تو سن ہی لیتے ہیں ہم
اور سپنے بھی کچھ بن ہی لیتے ہیں ہم

اس طرح زندگی اب گذرتی نہیں
دل کی حالت سنبھالے سنبھلتی نہیں

ہر کوئی اسکے پاس آئے تو کس طرح؟
اپنی آواز پہنچائے تو کس طرح؟

اور اب صبر ہوتا نہیں اے خدا
اب تو لے آ اسے اب یہیں اے خدا

اے خدا تو خدا ہے ہمارا خدا!!
مصطفےٰ کا خدا پیارا پیارا خدا

آج سجدہ سے سر نہ اٹھائیں گے ہم
بات منوا کے اس در سے جائیں گے ہم

اسکے گھر جائیں اور پھر ملاقات ہو!
آمنے سامنے بیٹھ کر بات ہو!

اسکا گھر جس کو دیکھے بہت دن ہوئے
جس کے بن عید شبرات کے دن ہوئے

غیر ہنستے ہیں اس حالتِ زار پر
اور روتے ہیں ہم اپنے اس پیار پر

ہم کو رسوائی اور اب گوارا نہیں
اب رہے بن کوئی اور چارا نہیں

آسماں رو پڑے ایسی تقریر کر
فاصلوں کے سمٹنے کی تدبیر کر

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : صـ ۱

سائنہ مسلمانوں کی عزتیں لوٹی ہیں اور بوسنیا میں جو سلوک بہت بڑے پیمانے پر مسلمانوں سے کیا گیا ہے ایک حد تک بمبئی میں اور دوسرے ہندوستان کے علاقوں میں مسلمانوں سے کیا گیا۔ پس جماعت نے مظلوموں کی خدمت میں فوراً کارروائی کی۔ اور مسلسل کارروائی کر رہی ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۹/ فروری ۱۹۹۳ء)

بقیہ : صـ ۶

وقت مجھے مبلغ -/۵۵۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نوید احمد ظفر ۶۱۳-C-M گوبن ٹاؤن رفاہ عام ڈرگ کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک محمد شفیق وصیت نمبر ۲۳۵۷۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ جہاں زیب احمد وصیت نمبر ۲۷۲۱۷۔

مثل نمبر ۲۸۸۴۰ میں منصورہ حبیب خان بنت محمد یعقوب خان قوم ـــ پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال ۴ ماہ ۸ دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۳-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ منصورہ حبیب خان کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عزیز اللہ کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ پروین یعقوب خان بنت شیخ خلیل الرحمٰن صاحب کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۳۔ سارہ صدیقہ سعید وصیت نمبر ۱۱۳۰۱۔

مثل نمبر ۲۸۸۴۱ میں امۃ الشکور ثوبیہ زوجہ شفیق احمد اعوان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۷-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ۱۰ تولہ مالیتی -/۳۵۰۰۰ روپے (۲) حق مہر -/۱۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امۃ الشکور ثوبیہ ۵۸-B سٹریٹ نمبر ۸ ویسٹریج نمبر ۱ پشاور روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالسلام طاہر ۷۲-L ظفر الحق روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالقیوم زاہد شاہ نواز لمیٹڈ پشاور روڈ راولپنڈی۔

مثل نمبر ۲۸۸۴۲ میں عالم بی بی زوجہ چوہدری عبدالستار صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۴ ا گلشن کالونی فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۹-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے۔ (۲) زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی -/۱۰۵۰۰ روپے۔ (۳) چاندی خالص ۲۰ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰ روپے۔ (۴) ترکہ والد زرعی زمین ۲ ایکڑ مالیتی اندازاً پچاس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عالم بی بی c/o پروفیسر سلطان احمد صاحب ۱۳/۲ دار العلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد شریف ولد محمد صادق صاحب گلشن کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر ۲۔ محمد لطیف گلشن کالونی فیصل آباد۔

مثل نمبر ۲۸۸۴۳ میں منظور حسین ولد اللہ رکھا صاحب قوم راجپوت پیشہ ـــ عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۱ دار البرکات ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ ۱۰ مرلہ واقع ۱۵/۱ دار البرکات ربوہ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منظور حسین ۱۵/۱ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ظہیر احمد وصیت نمبر ۲۵۲۴۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا بشیر احمد ولد مرزا محمد دین ۱۳/۱ صدر محلہ دار البرکات ربوہ۔

مثل نمبر ۲۸۸۴۴ میں داؤد احمد منیب ولد شریف احمد قوم سندھو پیشہ مربی سلسلہ عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۱۰ دار العلوم جنوبی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱-۱۹۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۹۰۰ روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ داؤد احمد منیب مربی سلسلہ ۹/۱۰ دار العلوم جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شریف احمد ولد محمد علی صاحب۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ماسٹر محمد صدیق زعیم انصار اللہ ۱۸/۲۳ دار العلوم جنوبی ربوہ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۵ر اپریل۔ کل بعد دوپہر اگرچہ دھوپ نکل آئی تھی لیکن آدھی رات کو بادل آئے اور بارش ہوئی جو صبح ۸ بجے کے لگ بھگ جاری رہی۔ اب بھی بادل چھائے ہیں۔ ٹھنڈ بڑھ گئی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے مزید ۷ کشمیری حریت پسندوں کو شہید کر دیا۔ سری نگر میں بغیر اعلان کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے اور لال چوک کی طرف جانے والے ہر شخص کو گولی مارنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ بھدرواہ شہر میں کرفیو نافذ ہے۔ سری نگر اور دوسرے شہروں میں بڑی تعداد میں مزید فوج بھیج دی گئی ہے پولیس نے ناکہ بندی کر کے گھر گھر تلاشی کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ پولیس نے مزید ۱۱ مکانوں کو آگ لگا دی ہے۔

○ بوسنیا میں مسلمانوں کے محصور قصبے سربرانیسکا میں تازہ گولہ باری سے ۶ر افراد ہلاک ہو گئے۔ انسانی حقوق کے اداروں نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ وہ علاقے میں مسلمانوں کا قتل عام روکنے کیلئے کوشش کریں۔ سرب توپ خانے نے منگل کی رات کو جو گولہ باری کی اس سے عورتیں اور بچے زیادہ تعداد میں زخمی ہوئے اقوام متحدہ کا ایک قافلہ ۶۰۰ پناہ گزینوں کو لے کر ٹزلہ پہنچ گیا ہے۔

○ امریکہ اور روس نے بوسنیا کے سرب لیڈروں سے بین الاقوامی ثالثوں کی طرف سے امن منصوبے کو قبول کر لینے پر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو علاقے پر سے ہتھیاروں کی فراہمی کی پابندی ختم کرنے پر غور کیا جائے گا۔

○ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان تنہائی میں دو گھنٹے ملاقات ہوئی ملاقات کے کچھ دیر کے بعد دو وفاقی وزراء لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ مجید ملک اور الٰہی بخش سومرو بھی گفتگو میں شامل ہو گئے۔ ۴ وفاقی وزراء سمیت ۱۳ر اراکین اسمبلی نے صدر سے ملاقات کی۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے سرمایہ کاری کے متعلق دو روزہ گول میز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان سرمایہ کاری کے لئے محفوظ ملک بن گیا ہے۔ حکومت بنیادی سہولتوں کی فراہمی اور امن و امان برقرار رکھنے کیلئے بھرپور توجہ دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کو کسی قسم کی پیشگی اجازت کے بغیر اپنے اصل سرمایہ اور منافع کو ہر وقت واپس لینے کا اختیار حاصل ہو گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے سیاسی مشیر مسٹر قیوم نظامی نے کہا ہے کہ محترمہ کو ڈاکٹروں نے مزید آرام کا مشورہ دیا ہے۔ اس لئے ان کی وطن آمد میں تاخیر ہو رہی ہے

○ پیر صاحب پگارا نے کہا ہے کہ اب بھی حکومت ختم نہ کی گئی تو ستیاناس کا سوا ستیاناس ہو جائے گا۔

○ وفاقی وزراء مسٹر مجید ملک اور الٰہی بخش سومرو نے صدر اور وزیر اعظم کی ملاقات کے بعد کہا کہ یہ بات چیت خوشگوار اور بے تکلف ماحول میں ہوئی بعض غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں۔

○ الجزائر میں پولیس کے سربراہ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ خیال ہے کہ حملہ آوروں کا تعلق اسلامی بنیاد پرستوں سے ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں نواز شریف کی حمایت میں قرارداد پیش کی جانے کی توقع ہے۔

○ ایران نے چین اور روس کے ساتھ سمجھوتے کی توثیق کر دی۔ یہ سمجھوتے غیر فوجی ہیں اور ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال کے بارے میں ہیں۔

○ افغانستان میں اقتدار کی رسہ کشی میں کابل ایک بار پھر میدان جنگ بن گیا ہے۔ کابل میں راکٹوں کے تازہ حملے کی ذمہ داری کسی نے قبول نہیں کی۔ دونوں فریق، صدر ربانی گروپ اور حکمت یار گروپ ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں۔

○ سابق برطانوی وزیر اعظم مسز مارگریٹ تھیچر نے اعتراف کیا ہے کہ مغربی ممالک بوسنیائی مسلمانوں پر سربوں کے حملے بند کرانے میں ناکام رہے ہیں۔ برطانیہ اور دیگر مغربی ملکوں کی پالیسی مسلمانوں کے قتل عام کا باعث بنی ہے۔ انہوں نے برطانوی وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ کے مسلمانوں پر ہتھیاروں کی پابندی برقرار رکھنے کے متعلق بیان کو شرمناک قرار دیا۔

○ گذشتہ روز اسرائیل کے وزیر اعظم اسحاق رابین نے سویز کے ساحلی شہر سماعیلیہ میں مصر کے صدر حسنی مبارک سے ملاقات کی۔ مذاکرات کے بعد اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا کہ امید ہے کہ امن مذاکرات وقت مقرر پر دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔ یہ مذاکرات اسرائیل کی طرف سے ۰۰ فلسطینیوں کی بے دخلی کے بعد معطل ہو گئے تھے۔

○ روس کے صدر مسٹر یلسن نے اپنے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ ۲۵ اپریل کو ہونے والے ریفرنڈم میں حکومت کی بھرپور حمایت کریں۔ روس کی ۲۱ نیم آزاد جمہوریاؤں میں سے بیشتر نے اس ریفرنڈم کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

○ جنوبی افریقہ کے شہروں سویٹو، جوہانسبرگ اور کیپ ٹاؤن میں خونریز تشدد کے واقعات جاری ہیں۔ مظاہرین کی پولیس سے کئی جھڑپیں ہوئیں۔ یہ تشدد جو ۱۹۹۱ کے بعد بدترین فسادات ہیں ایک سیاہ فام لیڈر کے قتل کے بعد شروع ہوا ہے۔

○ پاکستان کے منیجر کی درخواست پر پورٹ آف سپین میں پاکستان اور ویسٹ انڈیز کا کرکٹ ٹیسٹ ایک دن کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

○ برٹش اوپن میں پاکستان کے زرق خان نے سابق عالمی چیمپئن آسٹریلیا کے روڈنی مارٹن کو ہرا کر بہت بڑا اپ سیٹ کر دیا ہے

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش اینٹینا
خریدنے کیلئے
قیمت -/۱۳۵۰۰ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون ۳۵۴۴۲۲
۲۲۶۵۰۸

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۱۳۱ ۔ آفس: ۵۲۱

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیں
فون: ۲۳۱۶۸۱، ۲۳۱۶۸۰، ۲۲۳۲۰۴

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک۔ قیمت -/۱۲ RS لٹریچر مفت
کیور ویل ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ)
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

پتہ

حبوب مفید اٹھرا
۱۵۔ گرام -/۱۶
۶۰۔ گرام -/۴۸

اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
-/۱۵۰ روپے

زد جام عشق
خاص
-/۴۸۰ روپے

روشن کاجل
-/۵ روپے

تریاق معدہ
-/۱۰ روپے
-/۲۰ روپے

NASIR
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
فون: ۶۳۴ ٹیکس: ۵۳۴ - ۴۵۲۲